تاجکستان میں صدارتی اور قومی [پارلیمانی؟] انتخابات

اخباری اطلاعات کے مطابق تاجکستان کے حکمران ماسکو اور تاشقند کی طرف سے پڑنے والے دباؤ کے نتیجے میں ۲۵ ستمبر (۹۴) کو منعقد ہونے والے صدارتی انتخابات سالِ رواں کے اواخر تک ملتوی کر کے حزبِ مخالف کو ان میں حصہ لینے کی اجازت دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ جمعہ ۲۶ اگست کو تاشقند (ازبکستان) میں روس، ازبکستان اور تاجکستان کے حکام کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے نتیجے میں دوشنبے کی حکومت سالِ رواں کے اختتام تک قومی [پارلیمانی؟] انتخابات منعقد کروانے پر بھی آمادہ ہو گئی ہے۔

مذاکرات میں تاجکستان کی طرف سے قائمقام صدر امام علی رحمانوف، وزیرِ اعظم عبدو جلیل صمدوف کے علاوہ کئی سنیئر ارکان حکومت نے بھی شرکت کی۔ ماسکو اور تاشقند کی طرف سے دوشنبے کے حکام پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ وہ حزبِ مخالف کو انتخابات میں حصہ لینے کا موقع دینے کی غرض سے ان کے انعقاد کو ملتوی کرے۔ ماہ اگست میں روسی وزیرِ خارجہ آندرے کوزیروف اور روسی سرحدی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل آندرے نکولائیف کی طرف سے، تاجک حکام کو حزبِ مخالف کے ساتھ زیادہ لچکدار روّیہ اختیار کرنے اور ملک میں جمہوری عمل کی بنیادوں کو وسعت دینے کی غرض سے صدارتی انتخابات ملتوی کرنے اور حزبِ مخالف کو ان انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دینے پر آمادہ کرنے کے لیے، زبردست سفارتی سرگرمیوں کا ظہور عمل میں آیا۔

آندرے کوزیروف نے تاشقند ائرپورٹ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا "اہم ترین معاملہ تاجکستان میں سیاسی استحکام کی بحالی ہے" ایک اور سوال کے جواب میں روسی وزیرِ خارجہ نے کہا "تاجک بحران کے بارے میں روس اور ازبکستان کا موّقف یکساں ہے۔ ہمارے دورۂ تاشقند کا مقصد ہی تاجکستان کے بحران کے بارے میں روس اور ازبکستان کے اس یکساں موّقف کو حقیقت میں تبدیل کرنا ہے"۔

روس کے غیر سرکاری ٹیلی ویژن NTV کے مطابق روسی وزیرِ خارجہ آندرے کوزیروف نے تاشقند میں ازبکستان کے صدر اسلام کریموف اور دوشنبے کے حکام سے تاجک - افغان سرحد کی حفاظت و نگرانی کے عمل کو مربوط کرنے کے لیے ایک کوآرڈینیشن سنٹر کے قیام پر بھی بات چیت کی۔ (رائٹر)